بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاد

ایک محکم اور قطعی فریضہ

- قرآن مجید کی آیاتِ جہاد
- قادیانیت کا خلاصہ 'انکارِ جہاد'

ازقلم

حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ عرفان

20/12
مکتبہ سید احمد شہیدؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاد
ایک محکم اور قطعی فریضہ

- قرآن مجید کی آیاتِ جہاد
- قادیانیت کا خلاصہ "انکارِ جہاد"

مکتبہ سید احمد شہیدؒ

از قلم
حضرۃ مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ عرفان لاہور
موبائل: 0300 4399349

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام .... جہاد ۔ ایک محکم اور قطعی فریضہ

مصنف .... مولانا محمد مسعود ازہر صاحب

اشاعت اوّل .... شعبان ۱۴۲۴ھ بمطابق ستمبر ۲۰۰۴ء

تعداد .... تین ہزار

صفحات ۴۰

قیمت .... ۲۰ روپے

ناشر

مکتبہ عرفان

اپنے شہر کے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں

تقسیم کنندہ مکتبہ ابن مبارک 37۔حق سٹریٹ اردو بازار۔لاہور

موبائل: 0300 4399349 فون: 042 7324844

یقیناً اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے دُرود و رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر علیہ السلام پر، اے ایمان والو تم بھی آپ پر دُرود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید کی آیاتِ جہاد

چند دن پہلے بعض اکابر علماء کرام کی خدمت میں حاضری ہوئی وہاں مردان کے دورۂ تفسیر کا ذکر چھڑ گیا۔ بندہ نے بتایا کہ یکم محرم الحرام ۱۴۲۴ھ سے ۵ محرم تک ''دورۂ تفسیر آیات الجہاد'' کے عنوان سے یہ دورہ منعقد ہوا تھا۔

الحمدللہ...... کئی ہزار افراد نے اس میں پورے ذوق وشوق کے ساتھ شرکت فرمائی...... دورہ کے اختتام پر آٹھ سو سے زائد طلبہ کو سند بھی جاری کی گئی...... اس پانچ روزہ دورۂ تفسیر میں...... اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اس کی بے پایاں رحمت کے طفیل...... قرآن مجید کی...... چار سو چوراسی...... مدنی آیات جہاد کا مکمل بیان ہوا...... اور اگر سورۂ نحل کی آیت نمبر ۱۱۰ کو بھی (اکثر مفسرین کے قول کے مطابق) مدنی مان لیا جائے تو قرآن پاک کی کل آیات جہاد و قتال چار سو پچاسی ۴۸۵ ہو جاتی ہیں۔ مجلس میں موجود ایک عالم دین نے مشورہ عنایت فرمایا کہ اس دورے کا عنوان ''آیات الجہاد'' کی بجائے قرآن پاک کی کسی سورۃ کے نام پر رکھا جائے۔ پھر اس سورۃ کے ضمن میں جملہ آیات جہاد کو بیان کر دیا جائے...... فقیہ العصر یادگار اسلاف حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب زید مجدھم نے یہ مشورہ سن کر ارشاد فرمایا کہ چونکہ آج کل زور و شور سے آیات جہاد کے خلاف مہم چل رہی ہے

کر دی جائیں تا کہ ایک امانت مسلمانوں تک پہنچ جائے اور انہیں پورے شرح صدر کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ جہاد و قتال کس قدر اہم اسلامی فریضہ ہے...... بندہ کی تالیف تعلیم الجہاد پڑھنے والوں کو یاد ہوگا کہ اس کتاب کے چوتھے حصے میں بندہ نے قرآن پاک کی چار سو گیارہ آیات جہاد کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ ترجمے کے ساتھ کہیں کہیں مختصر تشریح بھی عرض کی گئی ہے...... چار سو گیارہ آیات کا یہ مجموعہ ۱۹۹۶ء تہاڑ جیل دہلی میں مرتب کیا گیا تھا...... وہاں بندہ کے پاس تفاسیر موجود نہیں تھیں اس لئے ظاہری طور پر جن آیات کا جہاد و قتال سے تعلق واضح نظر آیا انہیں اس مجموعہ میں شامل کر لیا گیا۔ پھر نظر ثانی کے بعد ان آیات کی تعداد میں اضافہ ہوا اور یہ تعداد چار سو سولہ تک جا پہنچی۔ حالیہ نظر بندی کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے مکمل آیات جہاد کا دورۂ تفسیر پڑھانے کی توفیق مرحمت فرمائی تو...... الحمدللہ...... میرے پاس اکثر مشہور و معتبر تفاسیر موجود تھیں...... ان تفاسیر کے مطالعے کے بعد...... معلوم ہوا کہ آیات جہاد کی تعداد چار سو سولہ سے کہیں زیادہ ہے...... چنانچہ اب تک چار سو چوراسی آیات کا انتخاب کیا جا چکا ہے...... دورہ تفسیر کے دوران علماء کرام کی خدمت میں یہ بات بھی عرض کی گئی تھی کہ ۴۸۴ آیات کی یہ تعداد...... حتمی نہیں ہے...... بلکہ اگر آپ ان آیات پر غور فرمائیں جن میں منافقین کے احوال درج ہیں...... یا جن میں کفار کے ساتھ عدم ولاء...... اور براءۃ کا حکم ہے تو مزید کئی آیات کا تعلق فریضہ جہاد سے نکل سکتا ہے......

علماء کرام اگر اس موضوع پر محنت فرمائیں گے تو انشاء اللہ اسلام کا یہ اہم فریضہ پوری طرح سے امت کے سامنے واضح ہو جائے گا اور سینکڑوں قرآنی آیات کی موجودگی میں کوئی بھی اسے دہشت گردی قرار نہیں دے سکے گا اور نہ ہی کسی مسلمان کو اس فریضے کے انکار کی جرأت ہوگی اور نہ ہی کوئی کلمہ گو اس کی مخالفت کا گناہ کرے

اس لئے ''آیات الجہاد'' کا عنوان ہی زیادہ مفید اور بہتر ہے۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم کی تحسین و تصدیق سے دل کو بہت سکون نصیب ہوا۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدارین۔

اسی مجلس میں یہ تقاضا بھی سامنے آیا کہ ان آیات کی فہرست فوری طور پر شائع کر دی جائے تا کہ علماء کرام اور عوام سب کی توجہ ادھر ہو جائے...... چونکہ بہت تیزی کے ساتھ یہود و نصاریٰ اور منافقین نے جہاد کے خلاف کام شروع کر دیا ہے اور مسلمان ان کے منفی الزامات سے متاثر ہو سکتے ہیں اس لئے جہاد کو قرآن پاک کے ذریعے اجاگر کیا جائے تا کہ مسلمانوں کا جہاد کے بارے میں عقیدہ اور نظریہ پختہ ہو جائے...... اور انہیں کامل یقین ہو جائے کہ جہاد و قتال اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور یہ حکم قرآن پاک کی سینکڑوں آیات میں موجود ہے۔ اس مبارک مجلس سے پہلے بندہ کا ارادہ تھا کہ ان آیات جہاد کی مختصر تشریح لکھ کر تعلیم الجہاد جلد دوم کے طور پر انہیں شائع کیا جائے۔ اس ارادے کی تکمیل کے لئے...... الحمدللہ کافی سامان مہیا کیا جا چکا ہے مگر بے ہنگم مشاغل کی کثرت میں...... اس کام کے لئے وقت نکالنا...... مشکل ہو رہا ہے...... قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اس مبارک کام کی تکمیل کے لئے خصوصی دعا فرما دیں...... بندہ کی کئی کتابیں ابھی تشنہ تکمیل ہیں...... تین کتابیں صرف نظر ثانی کے انتظار میں رکھی ہوئی ہیں جبکہ بعض کتابوں کا مواد ذہن میں بکھرا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ عافیت کے ساتھ...... وہ تمام کام پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق مرحمت فرما دے...... جو امت مسلمہ کے لئے مفید اور میری آخرت کے لئے نفع مند ہوں۔

آیات جہاد کی تفسیر کا کام معلوم نہیں کب مکمل ہوگا...... اس مجلس کے بعد یہ ارادہ ہوا کہ اس کالم میں آیات جہاد کی فہرست اور دیگر مختصر ضروری چیزیں شائع

گا......الحمدللہ مردان کے دورۂ تفسیر کی کیسٹیں ہزاروں کی تعداد میں پھیل چکی ہیں اور دورہ پڑھنے والے کئی علماء کرام نے اطلاع دی ہے کہ وہ بھی الحمدللہ...... مسلمانوں کو آیات جہاد کا باقاعدگی سے درس دے رہے ہیں اور طلبہ کو جہادی آیات کی فہرستیں لکھوا رہے ہیں...... ادھر یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کئی جید علماء کرام اس دورۂ تفسیر کی کیسٹوں کو لکھ رہے ہیں اور وہ اس موضوع پر مستقل تصانیف کا ارادہ رکھتے ہیں۔

الحمد للہ و ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم......

الحمدللہ الذی بنعمتہٖ تتم الصالحات......

آیئے! اب ایک نظر قرآن پاک کی آیاتِ جہاد پر ڈالتے ہیں۔

مدنی سورتوں میں ایک جائزے کے مطابق کل آیات جہاد......۴۸۴ ہیں

وہ سورتیں جن میں آیات جہاد موجود ہیں

البقرہ......ال عمران......النساء......المائدہ......الانفال...... التوبہ......

الحج......النور......الاحزاب......محمد (القتال)......الفتح......الحجرات......الحدید......

المجادلۃ...... الحشر...... الممتحنہ...... الصف...... التحریم...... العادیات...... النصر......

(یعنی قرآن پاک کی بیس سورتوں میں اس فریضے کا مفصل بیان ملتا ہے)

وہ سورتیں جن میں جہاد کی طرف اشارات ملتے ہیں

البقرہ......ال عمران......المائدہ

قرآن پاک میں عمومی طور پر جہاد کا موضوع ان دس عنوانات کے تحت ملتا ہے

(۱) اجازت وفرضیت جہاد۔ (۲) احکام جہاد۔ (۳) قصص جہاد۔ (۴) جہاد اور

مجاہدین کے فضائل نیز شہداء کرام کے فضائل۔ (۵) اصول و قواعد جنگ۔ (۶) جان و مال سے جہاد کی ترغیبات۔ (۷) ترک جہاد پر وعیدیں۔ (۸) منافقین کی جہاد سے پہلوتہی۔ (۹) جہاد کی تیاری۔ (۱۰) جہاد میں مال خرچ کرنے کے الگ فضائل۔

وہ غزوات وسرایا جن کا تذکرہ قرآن پاک میں موجود ہے

(۱) سریہ ابن جحش رضی اللہ عنہ۔ (۲) غزوہ بدر۔ (۳) غزوہ بنی قینقاع۔ (۴) غزوہ احد۔ (۵) غزوہ حمراء الاسد۔ (۶) غزوہ بدر (صغریٰ)۔ (۷) غزوہ خندق (احزاب)۔ (۸) غزوہ بنی قریظہ۔ (۹) غزوہ حدیبیہ۔ (۱۰) فتح مکہ۔ (۱۱) غزوہ خیبر۔ (۲۱) غزوہ تبوک۔ (۱۳) غزوہ حنین۔ (۱۴) غزوہ طائف۔ (۱۵) غزوہ بنی نضیر۔

یہ پندرہ معرکے اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ قتال اسلامی فریضہ اور عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑائی اور جنگ کرنا انبیاء علیہم السلام کا کام ہے...... نیز یہ غزوات جہاد کے شرعی معنی کو بھی متعین کرتے ہیں

جہاد کی شرائط

(۱) مسلمان ہونا۔ (۲) مرد ہونا۔ (۳) آزاد ہونا۔ (۴) عاقل ہونا۔ (۵) بالغ ہونا۔ (۶) استطاعت کا ہونا (معذور پر فرض نہیں)

(فرض عین ہونے کی صورت میں احکام مختلف ہیں اور جہاد چار صورتوں میں فرض عین ہو جاتا ہے)

جہاد کے اہداف

قرآن پاک نے جہاد کے تین اہداف بیان فرمائے ہیں:

(۱)۔ اسلام کی دعوت محفوظ و غالب ہو جائے۔

(۲)۔ مستضعفین کی نصرت، یعنی مغلوب اور کمزور مسلمانوں کی مدد و حفاظت۔

(۳)۔ رَدُّ الْعُدْوَان، یعنی اس طاقت کو توڑنا جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرکشی کر سکتی ہو۔

جہاد کی فرضیت کے دلائل

قرآن پاک کی درج ذیل آیات میں قتال کی فرضیت کا مسئلہ بیان ہوا ہے:

(۱) سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۱۶، ۲۵۱، ۱۹۰، ۲۴۴

(۲) سورۃ التوبہ آیت نمبر ۵، ۲۹، ۳۶، ۳۸، ۴۱

(۳) سورۃ الحج آیت نمبر ۴۰

(۴) سورۃ محمد آیت نمبر ۴

اب ایک ایک سورۃ پر مختصر نظر ڈالتے ہیں:

البقرہ

سورۃ البقرۃ مدنی سورۃ ہے اس میں کل دو سو چھیاسی آیات ہیں، اس سورۃ میں آیات جہاد ۳۳ ہیں......اس میں جہاد کے متعلق ۴، اہم مباحث ہیں۔

(۱) فرضیت جہاد۔ (۲) حکمت جہاد۔ (۳) اہمیت اطاعت امیر (۴) فدائی حملہ اس سورۃ مبارکہ میں سریہ ابن جحشؓ...... صلح حدیبیہ اور شہداء بدر کا تذکرہ ہے۔

وہ ۳۳ آیات جن میں جہاد و قتال کا بیان ہے، یہ ہیں: ۱۰۹۔ ۱۱۴۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۷۷۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔

۲۰۷۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۷۳۔ ۲۸۶۔

نیز سورۃ بقرہ کی درج ذیل پانچ آیات میں جہاد کی طرف اشارات موجود ہیں:

۳۶۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۸۹۔ ۲۱۴۔

ال عمران

ال عمران مدنی سورۃ ہے اس میں کل دو سو آیتیں ہیں۔ اس سورۃ مبارکہ میں آیات جہاد کی تعداد ۵۷ ہے۔ ان آیات میں جہاد کی کئی مباحث کا بیان ہے، خصوصاً ان تین موضوعات کا مفصل بیان ملتا ہے: (۱) کافروں سے تعلقات کی نوعیت۔ (۲) شکست سہنے اور پھر سنبھلنے کا طریقہ۔ (۳) رباط......اس سورۃ میں غزوہ احد اور غزوہ حمراء الاسد کا تذکرہ ملتا ہے اور غزوہ احد کے ضمن میں غزوہ بدر کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

سورۃ ال عمران کی ۵۷ آیات جہاد کی فہرست یہ ہے:

۱۲۔ ۱۳۔ ۲۸۔ ۱۱۰ تا ۱۱۲۔ ۱۱۸ تا ۱۲۹۔ ۱۳۹ تا ۱۷۵۔ ۱۹۵۔ **۲۰۰**

نیز سورۃ ال عمران کی درج ذیل چودہ آیات میں جہاد کی طرف اشارات ملتے ہیں:

۱۹۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۸۱۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔

النساء

النساء، مدنی سورۃ ہے اس میں کل ایک سو چھہتر آیتیں ہیں۔ اس مبارک

سورۃ میں ۴۱ آیات جہاد ہیں۔ان آیات میں جہاد کے متعلق یہ پانچ بحثیں خصوصی طور پر ملتی ہیں: (۱) مظلوموں کے لئے قتال۔(۲) مجاہدین کی قاعدین (گھر بیٹھنے والوں) پر فضیلت۔(۳) بے بسی کو مجبوری بتا کر جہاد سے رکنے والوں کا انجام۔(۴) نفاق اور ترک جہاد کی اہم وجہ عزت کا شوق۔(۵) کافروں کی جنگ اور یلغار روکنے کا الٰہی طریقہ......اس سورۃ میں غزوہ حمراءالاسد یا بدر صغریٰ کا تذکرہ موجود ہے۔

سورہ نساء کی ۴۱ آیات جہاد درج ذیل ہیں:

۶۹ تا ۸۴۔۸۸ تا ۹۱۔۹۴ تا ۱۰۴۔۱۳۸ تا ۱۴۶۔۱۴۷۔

المائدۃ

المائدۃ مدنی سورۃ ہے اس میں کل ایک سو بیس آیتیں ہیں۔اس سورۃ مبارکہ میں آیات جہاد کی تعداد ۲۰ ہے۔ان آیات میں خصوصی طور پر دو اہم بحثیں ہیں (۱) حزب اللہ کون؟ (۲) دشمنوں کے درجات۔اس سورۃ میں فتح مکہ کے دن کا تذکرہ ہے۔

سورۃ المائدۃ کی ۲۰ آیات جہاد یہ ہیں:

۲۔۳۔۱۱ تا ۱۳۔۲۰ تا ۲۶۔۳۵۔۵۱ تا ۵۶۔۸۲۔

نیز سورۃ المائدۃ کی درج ذیل آٹھ آیات میں جہاد کی طرف اشارات موجود ہیں۔

۵۷۔۵۸۔۵۹۔۶۰۔۶۱۔۲۶۔۶۳۔۶۷۔

الانفال

الانفال مدنی سورۃ ہے اس میں کل پچھتر آیتیں ہیں، اس سورۃ مبارکہ میں آیات جہاد کی تعداد ۷۵ ہے۔ان آیات میں دو اہم مسئلے بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) اقدامی جہاد۔(۲) غنیمت کی حِلّت۔اس بابرکت سورۃ میں غزوہ بدر کا مفصل بیان ملتا ہے۔

اس سورۃ کا دوسرا نام سورۃ البدر ہے اس سورۃ مبارکہ میں جہاد کے ۲۰ فوائد، مجاہدین کے ۲۵ / اوصاف اور ۱۵ / جنگی قوانین بیان کئے گئے ہیں۔

(۲۰) فوائد جہاد

(۱) انسان کو حق کا رستہ عطا ہوتا ہے۔آیت ۵۔(۲) اسلام کو ایسا غلبہ عطا ہوتا ہے جس کو کافر بھی تسلیم کرتے ہیں۔آیت ۸۔(۳) انسانوں کی فرشتوں سے ملاقات ہو جاتی ہے۔آیت ۹، ۱۰۔(۴) اللہ تعالیٰ خرق عادت چیزوں سے نصرت فرماتے ہیں۔آیت ۱۱۔(۵) اللہ تعالیٰ کی محبت اور قرب نصیب ہوتا ہے۔آیت ۱۷۔(۶) انسان کو زندگی نصیب ہوتی ہے۔آیت ۲۴۔(۷) جہاد کی برکت سے اللہ تعالیٰ پاکیزہ روزی اور ٹھکانہ دیتے ہیں۔آیت ۲۶، ۷۴۔(۸) اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرماتے ہیں۔آیت ۲۹۔(۹) اللہ تعالیٰ مجاہد کو قوت فیصلہ اور عقل دیتے ہیں۔آیت ۲۹۔(۱۰) کافروں کو شدید مالی نقصان ہوتا ہے (دیوالیہ ہو جاتے ہیں)۔آیت ۳۶۔(۱۱) حق اور باطل الگ الگ ہو جاتے ہیں۔آیت ۳۷۔(۱۲) کافرون کی طاقت ٹوٹ جاتی ہے۔آیت ۳۹۔(۱۳) جہاد کی وجہ سے مال غنیمت ملتا ہے۔آیت ۴۱۔(۱۴) کافروں پر حجت تام ہو جاتی ہے۔آیت ۴۲۔(۱۵) مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے خاص خاص بشارتیں نصیت ہوتی ہیں۔آیت ۴۳۔(۱۶) ترقی اور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔آیت ۴۵۔(۱۷) کافروں پر مسلمانوں کا رعب بیٹھ جاتا ہے۔آیت ۶۰۔(۱۸) مسلمانوں میں اتحاد اور جوڑ پیدا ہوتا ہے۔آیت ۶۳۔(۱۹) اللہ تعالیٰ قوت کو بڑھا دیتے ہیں۔آیت ۶۵۔(۲۰) ایمان کامل ہو جاتا ہے۔آیت ۷۴۔

مجاہدین کے (۲۵) اوصاف

(۱) تقویٰ۔ آیت ۱۔ (۲) اصلاح ذات البین۔ آیت ۱۔ (۳) اللہ و رسول کی اطاعت۔ آیت ۱۔ (۴) اللہ کا خوف۔ آیت ۲۔ (۵) قرآن مجید سے تعلق۔ آیت ۲۔ (۶) توکل۔ آیت ۲۔ (۷) نماز قائم کریں۔ آیت ۳۔ (۸) انفاق فی سبیل اللہ۔ آیت ۳۔ (۹) استغاثہ من اللہ۔ آیت ۹۔ (۱۰) ثابت قدمی۔ آیت ۱۱۔ (۱۱) دعوت جہاد پر فوراً لبیک کہیں۔ آیت ۱۵۔ (۱۲) اطاعت امیر۔ آیت ۲۰۔ (۱۳) شکرگزاری۔ آیت ۲۶۔ (۱۴) نہی عن المنکر۔ آیت ۲۷۔ (۱۵) مال واولاد قربان کریں۔ آیت ۲۸۔ (۱۶) کافروں کی طاقت کو توڑنے کا جنون سر پر سوار رہے۔ آیت ۳۹۔ (۱۷) اجتماعی اموال کی شرعی تقسیم۔ آیت ۴۱۔ (۱۸) نزاع سے بچیں۔ آیت ۴۶۔ (۱۹) صبر کریں۔ آیت ۴۶۔ (۲۰) تکبر اور ریاء سے بچیں۔ آیت ۴۷۔ (۲۱) مسلسل قوت و تربیت کو بڑھاتے رہیں۔ آیت ۶۰۔ (۲۲) حالات پر کڑی نظر رکھیں۔ آیت ۶۱۔۶۲۔ (۲۳) دعوت جہاد۔ آیت ۶۵۔ (۲۴) حب دنیا سے بچیں۔ آیت ۶۷۔ (۲۵) قومیت وطنیت لسانیت کو بالائے طاق رکھ کر اسلامی رشتے کو ملحوظ رکھیں۔ آیت ۷۲۔

(۱۵) قوانین جنگ

(۱) ڈٹ کے لڑنا ہے پیٹھ نہیں پھیرنی۔ آیت ۱۵۔ (۲) جنگ کے دوران اللہ اور رسول کی اطاعت۔ آیت ۲۰۔ (۳) اطاعت امیر۔ آیت ۲۴۔ (۴) جب کوئی جنگی تدبیر دل میں آجائے اس پر فوراً عمل کریں دیر نہ لگائیں۔ آیت ۲۴۔ (۵) اموال میں خیانت نہ کریں کیونکہ یہ موجب جبن ہے۔ آیت ۲۷۔ (۶) تنافس کریں۔ (۷) مسلسل اور کثرت سے ذکر کیا کریں (الفاظ کا اثر ہوتا ہے)۔ آیت ۴۵۔

(۸) لشکر متحد رکھنا چاہئے۔ آیت ۴۶۔ (۹) کافروں کو ہلکی مار دے کر پیچھے نہ ہٹ آؤ۔ آیت ۵۷۔ (۱۰) مسلسل دشمن کو رعب میں رکھو۔ آیت ۶۰۔ (۱۱) ایک جماعت ایسی رکھو جو مسلسل جہاد پر ابھارتی رہے۔ آیت ۶۵۔ (۱۲) جب دشمن ہاتھ آئیں تو پہلے خوب خونریزی کرو پھر قیدی بناؤ۔ آیت ۶۷۔ (۱۳) جن کو قیدی بنالو ان کو اندر اندر اپنے ساتھ ملا کر انہیں گھر کا بھیدی بنالو۔ آیت ۷۰۔ (۱۴) جب کوئی مظلوم مدد کے لئے پکارے تو دیر مت لگاؤ (یہ اللہ کی مدد کا وقت ہوتا ہے)۔ آیت ۷۲۔ (۱۵) جب کافروں کا آپس میں اتحاد ہو تو تم ان کے خلاف اتحاد کرلو۔ آیت ۷۳۔

التوبہ

التوبہ مدنی سورۃ ہے اسمیں کل ایک سوانتیس آیتیں ہیں...... اس مبارک سورۃ میں آیات جہاد ۹۲ ہیں۔ ان آیات میں درج ذیل اہم مباحث کا بیان ہے:

(۱) قتال کے سات فوائد اور حکمتیں۔ (۲) جہاد کی افضلیت۔ (۳) اہل کتاب سے جہاد اور اسکی وجہ۔ (۴) منافقین کی جہاد سے پہلوتہی اور ان کے بہانے۔ اس سورۃ میں فتح مکہ، غزوہ حنین اور غزوہ تبوک کا ذکر ملتا ہے۔

سورۃ توبہ کی ۹۲ آیات جہاد کی فہرست یہ ہے:

۱ تا ۶۰۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۸۱ تا ۹۶۔ ۱۰۶ تا ۱۱۲۔ ۱۱۷ تا ۱۲۳۔

الحج

الحج مدنی سورۃ ہے اس میں کل آیتیں ایک سو اٹھتر (۱۷۸) ہیں جبکہ آیات جہاد کی تعداد ۱۷ ہے۔ ان آیات میں دو اہم بحثیں ہیں (۱) جہاد کی حکمت۔ (۲) اجازت جہاد برائے مظلومین۔ اس سورۃ میں ایک تفسیری قول کے مطابق غزوہ بدر کے مجاہدین کا تذکرہ ملتا ہے۔

سورۃ حج کی ۱۷ آیات جہاد درج ذیل ہیں:

۱۹ تا ۲۴ ۔ ۳۸ تا ۴۱ ۔ ۵۵ ۔ ۵۸ تا ۶۲ ۔ ۷۸ ۔

النور

النور مدنی سورۃ ہے اس میں کل چونسٹھ آیتیں ہیں ۔ اس سورۃ میں آیات جہاد ۴ ہیں اور اہم موضوعات دو ہیں: (۱) خلافت ۔ (۲) اطاعت امیر...... ان چار آیات کے نمبرات یہ ہیں: ۵۳ ۔ ۵۴ ۔ ۵۵ ۔ ۶۲ ۔

الاحزاب

الاحزاب مدنی سورۃ ہے اس میں کل تہتر آیتیں ہیں جبکہ آیات جہاد کی تعداد ۲۲ ہے ۔ اہم موضوعات درج ذیل ہیں ۔ (۱) غزوہ احزاب کا مفصل تذکرہ جس میں بہت سارے مسائل جہاد کا بیان ہے ۔ (۲) غزوہ بنی قریظہ اور نصرت خداوندی ۔ (۳) گستاخ رسول کی سزا......

سورہ احزاب کی ۲۲ آیات جہاد یہ ہیں: ۹ تا ۲۷ ۔ ۶۰ تا ۶۲ ۔

محمد

محمد مدنی سورۃ ہے اس میں کل آیتیں اڑتیس ہیں جبکہ آیات جہاد ۳۲ ہیں ۔ اہم مباحث یہ ہیں: (۱) قیدی کے احکام ۔ (۲) منافقین کی جہاد سے دوری ۔ (۳) جہاد میں مال خرچ کرنے کی ترغیب...... سورہ محمد کی ۳۲ آیات جہاد کی فہرست درج ذیل ہیں: ۱ تا ۱۳ ۔ ۲۰ تا ۳۸ ۔

الفتح

الفتح مدنی سورۃ ہے اس میں کل انتیس آیتیں ہیں ۔ اس سورۃ مبارکہ کی تمام

۲۹ آیات میں جہاد کا بیان ہے ۔ اس میں اہم جہادی بحث ''بیعت علی الجہاد'' کی ہے ۔ جبکہ غزوات میں سے صلح حدیبیہ، غزوہ خیبر اور فتح مکہ کا تذکرہ ہے ۔ فہرست: ۱ تا ۲۹

الحجرات

الحجرات مدنی سورۃ ہے اس میں کل اٹھارہ آیتیں ہیں ۔ اس مبارک سورۃ میں آیات جہاد ۵ ہیں ۔ اہم مباحث دو ہیں (۱) دشمن کے بارے میں تحقیق ۔ (۲) مسلمان مقاتلین کی باہم صلح ۔

پانچ آیات کی فہرست درج ذیل ہیں ۔

۶ ۔ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔

الحدید

الحدید مدنی سورۃ ہے آیات کی تعداد انتیس (۲۹) جبکہ آیات جہاد ۴ ہیں اس سورۃ مبارکہ میں فتح مکہ یا حدیبیہ کا تذکرہ ہے ۴، آیات جہاد کی فہرست یہ ہے ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۹ ۔ ۲۵

المجادلہ

المجادلہ مدنی سورۃ ہے ۔ آیات کی تعداد بائیس جبکہ جہادی آیات ۳ ہیں ۔ اس مبارک سورۃ میں ''حزب اللہ'' کی تعیین کی گئی ہے ۔

تین آیات جہاد یہ ہیں:

۲۰ ۔ ۲۱ ۔ ۲۲

الحشر

الحشر مدنی سورۃ ہے ۔ آیات کی تعداد چوبیس ہے جن میں سے ۱۷ آیات میں جہاد کا بیان ہے ۔ اہم مباحث دو ہیں (۱) کفار کس طرح لڑتے ہیں؟

(۲) مال فئے کے احکامات۔ اس سورۃ مبارکہ میں غزوہ بنی نضیر اور اشارۃً غزوہ بنی قینقاع کا تذکرہ ملتا ہے۔

۱۷ آیات جہاد کی فہرست یہ ہے: ۱ تا ۱۷

اَلْمُمْتَحِنَةُ

الممتحنہ مدنی سورۃ ہے آیات کی تعداد تیرہ ہے جبکہ آیات جہاد بارہ ہیں۔ اس سورۃ میں خصوصی طور پر جاسوسی کے احکامات کا تذکرہ ہے۔ نیز بعض دیگر جنگی قوانین کا بیان بھی ہے۔ سورۃ میں فتح مکہ کا تذکرہ ملتا ہے۔

۱۲ آیات جہاد کی فہرست یہ ہے: ۱ تا ۱۱۔ ۱۳۔

الصّف

الصف مدنی سورۃ ہے۔ آیات کی تعداد چودہ ہے جبکہ آیات جہاد ۱۱ ہیں۔ اس سورۃ میں جہادی صف بندی اور مجاہدین کے اتحاد کی فضیلت کا بیان ہے۔ نیز جہاد کو ایک کامیاب تجارت قرار دیا گیا ہے۔ فہرست درج ذیل ہے:

۱ تا ۴۔ ۸ تا ۱۴

التَّحریم

التحریم مدنی سورۃ ہے آیات کی تعداد بارہ ہے جبکہ ایک آیت میں جہاد کا بیان ہے۔ اس سورۃ میں کفار و منافقین سے جہاد کا حکم ہے۔ یہ حکم آیت نمبر ۹ میں ہے۔

العادیات

العادیات مدنی سورۃ ہے۔ آیات کی تعداد گیارہ جبکہ آیات جہاد ۶ ہیں۔ اس سورۃ میں جہادی گھوڑوں کا بیان ہے۔ فہرست درج ذیل ہے:

۱ تا ۶ ......

النَّصر

النصر مدنی سورۃ ہے۔ آیات کی تعداد تین ہے۔ آیات جہاد ۳ ہیں۔ اس سورۃ میں فتح کے آداب کا بیان ہے۔ فہرست یہ ہے:

۱ تا ۳ ......

اب ایک نظر مجموعی فہرست پر ڈالئے

سورۃ کا نام	آیات جہاد کی تعداد
البقرہ	۳۳
ال عمران	۵۷
النساء	۴۱
المائدہ	۲۰
الانفال	۷۵
البرأۃ	۹۲
الحج	۱۷
النور	۴
الاحزاب	۲۲
محمد	۳۲
الفتح	۲۹
الحجرات	۵
الحدید	۴
المجادلہ	۳

الحشر ---- ١٧

الممتحنہ ---- ١٢

الصف ---- ١١

التحریم ---- ١

العادیات ---- ٦

النصر ---- ٣

کل آیات جہاد ---- ٤٨٤

اور اگر سورۂ نحل کی آیت ١١٠ شامل کی جائے تو کل آیات جہاد ٤٨٥ ہیں

چند ضروری گزارشات

آیات جہاد کی فہرست آپ نے پڑھ لی ہے۔ اب اس سلسلے میں چند اہم گزارشات پیش خدمت ہیں:

(١) وہ حضرات وخواتین جن کے پاس ''تعلیم الجہاد'' کے پرانے نسخے موجود ہیں وہ اپنے قلم سے ان نسخوں میں درج آیات جہاد کی فہرست درست فرمالیں۔ یہ مضمون انشاءاللہ ان کی رہنمائی کے لئے کافی ہوگا۔

(٢) وہ حضرات وخواتین جن کے دل میں یہ مضمون پڑھ کر جہاد فی سبیل اللہ کو سمجھنے کی امنگ پیدا ہو وہ اس مضمون میں پیش کی گئی فہرست کو سامنے رکھ کر تفسیر ''عثمانی'' تفسیر ''بیان القرآن'' (حضرت تھانوی رحمہ اللہ) تفسیر ''معارف القرآن'' (حضرت مفتی شفیع صاحبؒ) میں ان آیات کا ترجمہ اور تشریح ملاحظہ فرمائیں۔ انشاءاللہ ایک بار ان آیات کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کے بعد انہیں جہاد کے بارے میں کسی طرح کا کوئی خلجان باقی نہیں رہے گا۔ جہاد کے اس مبارک فریضے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

خون گرا اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جسموں کے ٹکڑے ہوئے۔ کیا ہمارا اتنا بھی فرض نہیں بنتا کہ ہم صرف چند گھنٹے خرچ کر کے آیات جہاد کو پڑھ لیں۔

(٣) علماء کرام سے گزارش ہے کہ اگر انہیں بعض آیاتِ کے جہاد کے ساتھ تعلق کے بارے میں کوئی شبہ ہو تو معتمد اور متداول تفاسیر کو ایک نظر ضرور دیکھ لیں۔ امید ہے کہ موافق تفسیری اقوال تک آپ کی رسائی ہوجائے گی۔ اگر مطالعے کے باوجود کوئی اشکال باقی رہے یا کوئی غلطی سامنے آئے تو بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ غلطی کی اصلاح کی جاسکے۔

(٤) کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر دینی خدمات سرانجام دینے والے احباب اس مضمون میں درج تمام تفاصیل اور جہادی آیات کی فہرست کسی بھی ویب سائٹ پر دے سکتے ہیں...... اس سلسلے میں زیادہ مفید طریقہ کار یہ ہے کہ ہر ایک یا دو دن بعد چند آیات کو نمایاں کر کے پیش کیا جائے اور ان آیات کا اردو اور انگریزی ترجمہ کسی مستند تفسیر سے لکھا جائے...... زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ...... حضرت تھانوی رحمہ اللہ...... حضرت مولانا فتح محمد جالندھری رحمہ اللہ...... کے ترجمے دیئے جائیں۔ نیز آیات کی تشریح میں فی الحال تفسیر عثمانی کے فوائد کافی ہیں۔

(٥) وہ مسلمان جو اب تک جہاد وقتال کے فریضے کے بارے میں مطمئن نہیں ہیں اگر یہ تمام قرآنی تفاصیل پڑھ کر اپنے غلط نظریئے یا طرز عمل سے توبہ کرنا چاہیں تو یہ ان کے لئے بڑی سعادت کی بات ہوگی۔ مگر اس توبہ کی مزید پختگی اور قبولیت کے لئے انہیں چاہئے کہ وہ دوسرے مسلمانوں تک اس مضبوط، یقینی، مفید اور قطعی دعوت کو پہنچائیں۔

والسلام

محمد مسعود ازہر

بھارت کے تاریک زندانوں اور خوفناک عقوبت خانوں میں بیٹھ کر لکھی جانے والی
اردو زبان میں فریضۂ جہاد وقتال کے موضوع پر جامع اور مستند کتاب

(مکمل)

فضائل جہاد

آٹھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل اس کتاب میں

از قلم
حضرت مولانا محمد مسعود اظہر

کفار سے جہاد کا حکم ● جہاد کی فرضیت ● ترک جہاد پر وعیدیں ● جہاد اور مجاہدین فی سبیل اللہ کے فضائل ● دعوت جہاد کی فضیلت ● بحری جہاد کے فضائل ● جہاد میں خرچ کرنے کے فضائل ● اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرنے پر وعیدوں ● مجاہدین کو سامان جہاد فراہم کرنے کی فضیلت ● مجاہدین کے گھر بار کا خیال رکھنے کی ترغیب ● جہاد کے لئے عسکری تیاری کی تلقین ● اسلامی سرحدوں کی حفاظت ● تیر اندازی سیکھنے کے فضائل ● کافروں کو قتل کرنے کے احکام ● فدائی حملوں کی شرعی حیثیت ● شہادت کی فضیلت ● شہدائے کرام کے مناقب ● مسلمان قیدیوں کو دشمن کی قید سے چھڑانے جیسے اہم اور دلچسپ موضوعات پر قرآن کریم کی آیات ● احادیث مبارکہ ● سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن پہلوؤں اور اللہ کے محبوب اور نیک بندوں کے حالات وواقعات کی روشنی میں ● انتہائی مدلل اور ایمان افروز انداز میں مفصل بحثیں درج کی گئی ہیں۔

● اس کتاب کی ہر سطر بصیرت افروز اور ہر لفظ سبق آموز ہے ●

مکتبہ عرفان 0300-4399349

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیت کا خلاصہ ''انکار جہاد''

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا اور یہ امت آخری امت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا وہ آخری زمانے میں امتی بن کر اتریں گے، اپنی باقی زندگی گزاریں گے، دجال کو قتل کریں گے، زمین پر امن قائم فرمائیں گے اور وفات پاکر مدینہ منورہ میں مدفون ہوں گے...... حضرت امام مہدی آخری زمانے میں عام انسانوں کی طرح پیدا ہوں گے، وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہوں گے اور وہ خود کو چھپائیں گے مگر پہچان لئے جائیں گے، مسلمان انہیں اپنا امام وامیر بنائیں گے اور ان کے ساتھ مل کر خوب خوب جہاد کریں گے...... جہاد اسلام کا قطعی فریضہ اور قرآن پاک کا ایک محکم حکم ہے۔ جہاد مسلمانوں پر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی طرح فرض ہے جہاد کا منکر کافر ہے اور اس کے بارے میں کج بحثی کرنے والا گمراہ ہے، جہاد قیامت تک جاری وساری رہے گا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کی ایک حق جماعت ہر زمانے میں جہاد کرتی رہے گی اور کسی زمانے میں ایک گھڑی کے لئے بھی جہاد موقوف یا ملتوی نہیں ہوگا...... اور جہاد سے مراد قتال فی سبیل اللہ ہے پھر قتال فی سبیل اللہ کی معاونت میں جو کام ہوگا وہ بھی

جہاد ہے خواہ زبان سے ہو یا قلم وغیرہ سے......

یہ چند اسلامی عقائد ونظریات ہیں جن کا ثبوت قرآن وسنت سے ہے ماضی قریب کے ایک کذاب ودجال مرزا قادیانی ملعون ومردود نے ان عقائد کا انکار کیا اور مسلمانوں کو ان عظیم نعمتوں سے محروم کرنے کی کوشش کی...... الحمدللہ امت مسلمہ کا اکثر حصہ اس خوفناک کینسر سے بچ گیا جبکہ چند محروم بدنصیب لوگ اپنے جرائم کی پاداش میں اس ناپاک کھائی میں گر گئے...... ان میں سے جو زندہ ہیں ان کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ کاش وہ لوٹ آئیں...... کاش وہ سمجھ جائیں۔

خود سوچیں اگر نبوت کا دروازہ کھلا رہتا تو یہ امت کس طرح آگے بڑھے گی، کس طرح خیر امت کہلائے گی...... ہر دوسرے دن نئے نبی کا اعلان پھر اس کے سچا یا جھوٹا ہونے کی تفتیش وتحقیق پھر اس کی اپنی باتیں...... پھر کوئی نیا نبی...... تب قوموں اور قبیلوں میں مقابلہ ہوگا اور ہر قوم اپنا نبی لائے گی، تب ایک عالمگیر امت کہاں وجود پائے گی...... اللہ کی قسم! ختم نبوت ایک ایسی نعمت ہے جس نے ہم مسلمانوں کو لاکھوں جھنجھٹوں سے بچا کر کام کے لئے آزاد کر دیا ہے...... پھر سوچئے کہ مرزا قادیانی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے کرتے اتنا اوپر چلا گیا کہ نبی بن گیا۔ اگر ترقی کا یہ دروازہ کھلا رہا تو پھر کون کون یہ دعویٰ کرے گا اس کی حد متعین نہیں ہوسکتی۔ ویسے بھی مسلمان عبادت اس لئے کرتا ہے تاکہ بندگی اور غلامی کا حق ادا کرے اگر ہر عابد کو بندگی کے علاوہ کسی اور مقام کی توقع دلا دی گئی تو شیطان ہر کسی کو پہنچے گا اور تب ممکن ہے کہ امت میں نبی زیادہ ہوں اور امتی کم......

حضرت امام مہدی کی ولادت وامامت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی مسلمانوں کے لئے بڑی نعمت اور سعادت ہیں ان دونوں حضرات کی

برکت سے اسلام آخری زمانے میں عروج پائے گا، مسلمان ایک جھنڈے تلے متحد ہوں گے، جہاد کا ہر طرف دور دورہ ہوگا، لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو حالتِ ایمان میں جہاد کی توفیق اور شہادت کی سعادت ملے گی، دنیا سے کفر کی طاقت کا خاتمہ ہو جائے گا، صلیب ٹوٹ جائے گی، خنزیر قتل کر دیئے جائیں گے اور زمین پر اسلام کا پاکیزہ نظام قائم ہوگا...... مرزا قادیانی ملعون جو بقول خود انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا اس نے اعلان کر دیا کہ وہی مسیح موعود ہے اور وہی مہدی آخر الزمان ہیں...... اگر خدانخواستہ، خدانخواستہ یہ ناپاک دعویٰ مان لیا جائے تو امت مسلمہ کے لئے کس قدر محرومی کی بات ہے کہ اس امت کا وہ امام جن کے انتظار میں لوگ صدیوں سے آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں جب آیا تو ملکہ برطانیہ کی وفاداری کے گیت گاتا رہا، مسلمانوں کو انگریزی غلامی کے تندور میں جھونکتا رہا، غلام پیدا ہوا اور بحالت غلامی مر گیا جس نے ایک دن اسلامی عظمت وحکومت کا سورج طلوع ہوتے نہیں دیکھا...... اتنی عظیم امت کے لئے اتنی بڑی بدنصیبی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

انگریز چاہتا تھا کہ مسلمانوں کے دل سے عزت وعظمت کے خواب نکال دے، ان کے دلوں سے جذبہ جہاد نچوڑ لے، ان کے دماغوں سے شوقِ شہادت کھرچ لے اور ان کے ارمانوں سے اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کا سودا مٹا دے...... بس اسی کام کے لئے مرزا قادیانی کو لایا گیا اور اس سے طرح طرح کے دعوے کرائے گئے...... زیادہ دعوے کرنے کا مقصد مسلمانوں کو ان علمی بحثوں میں الجھانا تھا جن سے مسلمانوں کی اکثریت دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ناواقف ہے۔ قادیانی گروپ کا اصل مقصد انگریزی اقتدار کا تحفظ اور مسلمانوں کو اس غلامی پر مطمئن رکھنا تھا...... اور یہ مقصد تبھی حاصل ہوسکتا تھا جب مرزا قادیانی جہاد کو

مشکوک بنادے اور ان عظیم شخصیات کو جن کے حوالے سے مسلمانوں کو جہاد یاد رہتا ہے بدنام کردے۔ چنانچہ مرزا ملعون نے جہاد کا برملا انکار کیا، مجاہدین کو خوب برا بھلا کہا اور جہاد کے منسوخ یا ملتوی ہونے کا اعلان کیا۔ دوسری طرف اس نے مستقبل کی اہم جہادی شخصیتوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کو خوب بدنام کیا اور اپنی ناپسندیدہ ذات پر ان کے مبارک ناموں کی تختیاں چپکا کر مسلمانوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ حال تو درکنار مستقبل میں بھی جہاد کا خیال چھوڑ دو کیونکہ زمانے کا مہدی اور مسیح خود انگریز کی کاسہ لیسی کر رہا ہے اور ملکہ برطانیہ کی حکومت کو خدا کی دَین بتا رہا ہے...... ان تمام باتوں پر اگر باریکی سے غور کیا جائے تو مرزائیت کا خلاصہ ''انکار جہاد'' نکلے گا کیونکہ مرزا کی تمام باتوں، کوششوں اور سازشوں کا ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمان جہاد چھوڑ دیں، جہاد کا خیال دل سے نکال دیں اور جہاد کے معنی بدل دیں...... پھر اسی نظریئے کے ذیل میں مرزا اور اس کی پارٹی نے کوشش کی کہ کسی طرح لوگوں کی نظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام (نعوذ باللہ) مرزا قادیانی سے کم کر کے دکھایا جائے...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک قتال فی سبیل اللہ (جہاد) کے جاری رہنے کا اعلان فرمایا ہے مسلمان، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اس لئے انہیں اس اعلان پر پختہ یقین ہے چنانچہ ہر زمانے میں جو لوگ بھی جہاد کے لئے اٹھے مسلمانوں نے انہیں حق پر سمجھ کر ان کی نصرت کی۔ دوسری طرف مرزا قادیانی ملعون نے جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا اب اس اعلان کی وقعت تبھی لوگوں کے دل میں آسکتی تھی جب وہ مرزا قادیانی کو (نعوذ باللہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھیں...... اشعار وعبارات کی حد تک انہوں نے اس کی کوشش بھی کی مگر نظریاتی طور پر انہوں نے ایک اور داؤ کھیلا اور وہ یہ کہ جہاد کی دو قسمیں گھڑ لیں ایک

تلوار کا اور دوسرا قلم کا۔ پھر یہ ڈھنڈورا پیٹ دیا کہ نعوذ باللہ قلم کا جہاد جہاد کبیر اور تلوار کا جہاد جہادِ صغیر ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیے......

تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۴ء صفحہ نمبر ۱۹۰ مرزا ناصر (مرزا قادیانی کا پوتا) کہتا ہے: ''تلوار کا جہاد منسوخ ہے تلوار کا جہاد تو جہادِ صغیر ہے قلم کا جہاد جہادِ کبیر ہے''...... دیکھیے! بلی تھیلے سے باہر آگئی کہ مرزا قادیانی ملعون تو پڑھا لکھا تھا اس نے اپنے منحوس قلم سے اٹھاسی کتابیں لکھیں جبکہ سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے آپ نہیں لکھتے تھے...... تو نعوذ باللہ قادیانی ملعون افضل ہوا کیونکہ اس نے قلم سے جہادِ کبیر (بڑا جہاد) کیا، جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار سے جہادِ صغیر (چھوٹا جہاد) کیا...... علمی اعتبار سے مرزا کی یہ بات بالکل بے وزن اور بودی ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا کوئی عیب نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور معجزہ ہے اور تلوار کا جہاد جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ بڑا جہاد ہے کیونکہ ساری امت مل کر اس جہاد کی ایک گھڑی کی قیمت ادا نہیں کر سکتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کا تذکرہ قرآن پاک نے کیا ہے اور قرآن پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو تلوار کے ساتھ جہاد کا حکم دیا ہے اللہ کا حکم اور قرآن کا حکم کبھی چھوٹا نہیں ہوسکتا پھر جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ تو قرآن پاک کا موضوع ہے اور قرآن پاک میں اس عنوان کی سینکڑوں آیات موجود ہیں یہ تو مرزا ملعون کا ناپاک وسوسہ ہے کہ یہ جہاد چھوٹا جہاد ہے ورنہ قرآن پاک کو پڑھ لیجیے ہوش خود بخود ٹھکانے آجائیں گے کہ ہم جس چیز کو چھوٹا کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کس قدر اونچا مقام ہے...... مرزا قادیانی ملعون نے جہاد کے خلاف بہت کچھ لکھا اور پھر اپنے ان ظالمانہ وسوسوں کو پوری امت مسلمہ میں پھیلانے کی کوشش کی...... چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''

(تریاق القلوب، ص ۲۷، ۲۸ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۵۵، ج ۱۵)

دیکھا آپ نے مرزا اپنے ان کارناموں کا اعتراف کر رہا ہے۔

(۱) جہاد کے خلاف کتابیں اور اشتہارات لکھے ہیں۔ (۲) انہیں دوسرے ملکوں میں پھیلایا ہے۔ (۳) جہاد کو ماننا احمقوں کا کام ہے۔ (۴) جہاد کے مسائل جوش دلاتے ہیں (معلوم ہوا کہ جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ کی مخالفت ہو رہی ہے)۔ (۵) یہ سارے کام سلطنت برطانیہ کو بچانے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔

مرزا ملعون خود بھی اپنی بے برکت و ناپاک زندگی جی کر مر گیا، سلطنت برطانیہ بھی نہ بچ سکی بلکہ ایک بے نور ٹھنڈے علاقے تک محدود ہو گئی مگر مرزا کی ناپاک کوششوں سے ایک طبقہ اسلام کی مقدس شاہراہ سے گمراہ ہو کر مرتد ہو گیا جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی کے جہاد کے خلاف پھیلائے جانے والے پچاس الماریوں کے برابر وساوس مسلمانوں میں اس بری طرح پھیل گئے کہ وہ لوگ جنہیں کبھی آدھے منٹ کے لئے محاذ جنگ کی سعادت نصیب نہیں ہوئی اپنے

گھروں میں بیٹھ کر دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ بڑا جہاد کر رہے ہیں ایسا جہاد جس میں اسلام دشمن کافروں کی نکسیر تک نہیں پھوٹتی...... جبکہ غزوہ احد میں آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم جس جہاد میں زخمی ہو کر گر پڑے تھے وہ نعوذ باللہ چھوٹا جہاد ہے۔ ہائے کاش! مسلمان سمجھیں اور اپنے دامن ایمان کو مرزائی چنگاریوں سے بچائیں قتال فی سبیل اللہ کو بے دھڑک چھوٹا جہاد کہنے والے حضرات سے میری صرف اتنی سی گذارش ہے کہ وہ قرآن پاک کی سینکڑوں آیات قتال کو ایک نظر دیکھ لیں پھر اگر ان کے دل گردے میں اس جہاد کو چھوٹا جہاد کہنے کی طاقت باقی رہے تو شوق سے کہتے پھریں۔ (ہم نے ہفت روزہ شمشیر میں آیات جہاد کی مکمل فہرست بحمداللہ شائع کر دی ہے) مرزا قادیانی ملعون نے جہاد کے خلاف جو ظالمانہ وساوس پھیلائے ان وساوس کے اثرات پر اسے مکمل بھروسہ تھا اور اسے یقین تھا کہ جو جو لوگ اس کے زیر اثر آتے جائیں گے وہ جہاد کے منکر ہوتے جائیں گے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ص ۱۹، ج ۳)

مرزا کی اس عبارت سے چند باتیں بالکل واضح طور پر سمجھ آتی ہیں۔

(۱) قادیانی تحریک کا اساسی مقصد مسلمانوں کو جہاد سے برگشتہ اور بیگانہ کرنا ہے چنانچہ وہ فخر سے کہہ رہا ہے کہ میرے مرید جیسے جیسے بڑھتے جائیں گے جہاد کے انکار کی فضا عام ہوتی جائے گی۔ (۲) مرزا قادیانی اپنے مریدوں اور ماننے والوں کو جس بات کی سب سے زیادہ تلقین کرتا تھا وہ بات تھی ''انکار جہاد'' کیونکہ جس پیر کے ہاں جس بات پر زیادہ بیان ہوتا ہے مریدین پر اسی بات کا زیادہ رنگ چڑھتا

ہے۔اہل حق مشائخ میں سے بعض موت کی یاد پر زور دیتے ہیں، بعض دنیا کی محبت کے خاتمے کو اساسی موضوع بناتے ہیں، بعض حسن پرستی کے خلاف توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ شیخ کے اساسی بیان کا مریدین پر خوب اثر ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی ملعون بھی نبی اور پیر بنا بیٹھا تھا اس کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کی زبان پر ہر وقت جہاد کی مخالفت جاری رہتی تھی اور اس کے بیانات کا مرکزی موضوع جہاد کی مخالفت ہوتا تھا اس لئے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ مریدین کے بڑھنے سے ترک جہاد کے نظریئے کو تقویت ملے گی۔ (۳) ہم نے مضمون کے شروع میں عرض کیا تھا کہ قادیانیت کا خلاصہ انکارِ جہاد ہے اور قادیانیت کی ہر تان اسی پر آکر ٹوٹتی ہے۔ مرزا کی یہ عبارت بھی اس دعوے کی تصدیق کرتی ہے کیونکہ وہ صاف لفظوں میں کہہ رہا ہے کہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی جہاد کا انکار کرنا ہے...... یعنی مرزا نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہی اس لئے تھا کہ لوگ جہاد کے منکر ہو جائیں، اس لئے کہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کا انتظار کرتے ہی جہاد کے حوالے سے ہیں۔ اب مرزا مسلمانوں کو دین کی سربلندی سے مایوس کرنے اور جہاد سے ان کا ذہن ہٹانے کے لئے خود مسیح و مہدی بن بیٹھا...... سیدھے سادے مسلمان جب ایک نیم پاگل، بیمار، بے بس، بزدل، نہتے، شوگر و گیس سے بھرے شہوت و خباثت کے پتلے کو مہدی اور مسیح دیکھیں گے تو ان کے دل سے اسلام اور جہاد کی عظمت خود بخود ڈھل جائے گی اور ان کے خیالات میں سے لاکھوں فدائیوں کی کمان کرنے والے، مشرق و مغرب کے کفر کو عبرتناک شکست دینے والے، خود جنگوں میں کودنے والے...... آسمان سے فرشتوں کا سہارا لے کر دمشق میں اترنے والے...... اپنی آنکھوں کی چمک اور سانس کی حدت سے یہودیت کو ختم کرنے والے اور زمین پر اسلام کا اقتدار اعلیٰ

قائم کرنے والے مسیح اور مہدی کا خیال محو ہو جائے گا تب وہ انگریز کی غلامی کو دل و جان سے قبول کرلیں گے۔

ایک اہم نکتہ

یہاں ایک اہم بات ذہن میں آگئی اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا تابناک ماضی اور ان کا روشن مستقبل انہیں کسی کا دل سے غلام نہیں بننے دیتا وہ ماضی میں دیکھتے ہیں تو انہیں اپنے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سر پر جنگی ٹوپی پہنے، جنگوں کا سالار اعظم بنے، فتوحات پر فتوحات کرتے نظر آتے ہیں اور جب وہ مستقبل کی طرف نظر دوڑاتے ہیں تو انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے فدائی دستے سرفروشی کے جوہر دکھاتے نظر آتے ہیں بس مایوس مسلمانوں کو ان کا ماضی دلاسہ دیتا ہے اور مستقبل ان کے دلوں سے مایوسی کو کھرچتا ہے۔ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو ان کے ماضی سے کاٹنے کی کوشش کی ہے کہ وہ اب مدینہ کی طرف دیکھنے کی بجائے غلاموں کے وطن قادیان کی طرف دیکھیں اور پھر اس نے مسیح اور مہدی کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو مستقبل سے مایوس کرنے کی سعی کی ہے کہ دیکھو جس مسیح اور مہدی کے انتظار میں تم ہر کسی سے ٹکر لے لیتے ہو وہ سر سے پاؤں تک بیماریوں میں گھرا ہوا، ایک افیونی بدکار ہے، اس لئے اب تم انگریزوں کی اطاعت دل و جان سے قبول کرلو...... چنانچہ اس ظالم نے ملکہ برطانیہ کی اطاعت کو اسلام کا حصہ قرار دے دیا وہ لکھتا ہے:

''سو میرا مذہب جس کو میں باربار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ

سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔''

(شہادت القرآن ص ۸۴، روحانی خزائن ص ۳۸۰، ج ۳)

اس عبارت میں اور باتوں کے علاوہ ایک قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا نے انگریزی سلطنت کی تعریف امن قائم کرنے کے حوالے سے کی ہے کچھ عرصہ قبل ایک اور ملحد ومنکرِ جہاد ''وحید الدین خان'' کا ایک انٹرویو سننے کا اتفاق ہوا وہ بھی انڈیا حکومت کی تعریف امن کے حوالے سے کر رہا تھا اور کشمیری مجاہدین کو لتاڑ رہا تھا یہاں میں قارئین کو اس بات کی دعوت فکر دیتا ہوں کہ مرزا قادیانی ہو یا وحید الدین خان وہ جہاد کی مخالفت کسی دینی دلیل کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی جان کے لئے امن اور مفادات حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں چنانچہ ان کی یہ عبارتیں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ان ظالموں کی نظر میں بس دنیا کے مفادات اور یہاں کی زندگی ہے ورنہ آپ پورا قرآن پڑھ لیجئے انبیاء علیہم السلام وقت کے ان بادشاہوں سے ٹکرائے جنہوں نے اپنے ملکوں میں آج کے حکمرانوں سے زیادہ ظاہری امن قائم کر رکھا تھا حضرات انبیاء علیہم السلام نے کفر اور اسلام کو معیار بنایا نہ کہ جان کی حفاظت اور دنیاوی مفادات کو بس اے مسلمانو! انبیاء علیہم السلام کے راستے پر ڈٹے رہو اور ان بزدل، نفس پرست اور دنیا کی عارضی زندگی چاہنے والے نام نہاد مفکرین کی بات نہ مانو یہ لوگ خود بھی بزدل ہیں اور مسلمانوں کو بھی کافروں کا غلام بنانا چاہتے ہیں ظاہری طور پر ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو بچا رہے ہیں حالانکہ مسلمان دنیا میں بچنے کے لئے نہیں آیا اور نہ کوئی کسی کو موت آنے پر بچا سکتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور ان کے ماننے والوں نے ہمیشہ ایمان کی خاطر جان کی قربانی دی اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے جان بچانے کے لئے ایمان کو چھوڑا ہو یا دین کو بدلا ہو...... ماضی کے ایمان والوں نے آگ کی خندقیں قبول کر لیں مگر کفر

کے سامنے گردن نہیں جھکائی بس ہماری کامیابی بھی دین اور جہاد میں ہے نہ کہ بزدلی اور بے ہمتی میں اصل بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے زمانے میں اور وحید الدین خان اپنے دور میں کفر کی قوت سے بری طرح مرعوب ہو چکے ہیں اور ان کے دل و دماغ میں یہ بات مزین کر دی گئی ہے کہ اب کفر کی یلغار کو کوئی نہیں روک سکتا، مرزا کو سلطنت برطانیہ پر اور وحید الدین خان کو امریکہ اور انڈیا کی طاقت پر بھروسہ ہے چنانچہ وہ انہیں طاقتوں پر بھروسہ کر کے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے اب اگر گردن نہ جھکائی تو انہیں جڑ سے ختم کر دیا جائے گا چنانچہ مرزا ملعون نے اپنے زمانے میں اس بات کا اعلانیہ دعویٰ کیا کہ اب مسلمان کبھی فتح یاب نہیں ہو سکتے۔ لیجئے اس کے یہ چند اشعار پڑھیئے۔

؎ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دیں کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

اس نظم میں چند اشعار کے بعد کہتا ہے:

؎ یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

دیکھیں راز فاش ہوگیا کہ مرزا کو سلطنت انگریزی کی قوت پر مکمل بھروسہ تھا بس اسی بھروسے پر اس نے یہ پیشگوئی کردی آج کے جہاد مخالف دانشوروں کو بھی امریکہ، انڈیا، اسرائیل کی طاقت پر اس قدر بھروسہ ہے کہ وہ بھی اسلام، مسلمانوں اور مجاہدین کے خاتمے کی صبح شام پیشگوئیاں کرتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کو کافروں کے سامنے سر جھکانے کا حکم دیتے رہتے ہیں۔ الحمدللہ مرزا قادیانی کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی اب انشاء اللہ زمانے کے پیٹ پرست دانشوروں کی باتیں بھی غلط ثابت ہوں گی اور جہاد کو کوئی نہیں مٹا سکے گا آج کل بعض لوگ مسلمانوں کی کمزوری کا رونا روکر، ایمان میں ان کی عدم پختگی کا حوالہ دے کر انہیں جہاد سے روکتے ہیں یہ نظریات بھی مرزا قادیانی کے ہیں چنانچہ اسی نظم میں چند اشعار آگے چل کر وہ کہتا ہے۔

ے ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب وتواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت وطاقت نہیں رہی
وہ سلطنت ورعب وہ شوکت نہیں رہی

چند اشعار آگے لکھتا ہے:

ے دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

(مرزا کی یہ پوری نظم تحفہ گولڑویہ ضمیمہ ص۴۲، روحانی خزائن ص۷۷، ج۱۷ پر ہے)

اس نظم کے مذکورہ بالا اشعار کو بار بار پڑھیں اور پھر اپنے اندر جھانک کر دیکھیں کہ کہیں خدانخواستہ مرزائی کینسر کا کچھ اثر ہمارے اندر تو نہیں آگیا؟ یاد رکھئے مرزائی افکار حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی، بے ادبی اور دشمنی پر مبنی ہیں اس لئے ہر عاشق رسول کا دل ان افکار سے پاک ہونا ضروری ہے یہاں یہ بات بھی یاد رکھیئے کہ ہر شخص خواہ وہ کسی مقام پر کیوں نہ ہو جب وہ خود جہاد میں نہ نکلنا چاہتا ہو، اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لئے قربان نہ کرنا چاہتا ہو اور وہ اپنی اس کمزوری اور غلطی پر رونے کی بجائے جہاد پر اعتراضات کرتا ہو تو آپ دیکھیں گے کہ اس کے منہ سے وہی وسوسے نشر ہوں گے جو مرزا قادیانی ملعون نے پھیلائے ہیں ہم میں طاقت نہیں، ہم نصرت کے قابل نہیں، اور بہت کچھ......

یہاں ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی ملعون سے لے کر عصر حاضر کے نام نہاد دانشوروں تک جہاد کے تمام مخالفین مسلمانوں کو تو جہاد سے روکتے رہے جبکہ یہی لوگ کافروں کے لڑنے کی حمایت کرتے ہیں ان کی جنگوں کی تعریف کرتے ہیں اور خود ان کے ساتھ مل کر لڑنے کو جائز سمجھتے ہیں یعنی ان بدنصیب لوگوں کی قسمت میں بس اللہ کے راستے میں لڑنا نہیں ہے کیونکہ انہیں اس میں ہلاکت نظر آتی ہے لیکن جب انہیں لوگوں کو کافر اپنے ساتھ مل کر لڑنے کی دعوت دیتے ہیں تو یہ بھاگ بھاگ کر ان کے ساتھ جا ملتے ہیں مال، عہدے، حکومت بچانے کی لالچ میں۔

چنانچہ مرزا قادیانی ملعون لکھتا ہے:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسانِ

پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے ان خدمات کی وجہ سے چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہو گئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

(کتاب البریہ ص ۳، ۴، ۵، روحانی خزائن ص ۴، جلد ۱۳)

مجاہدین کو شدت پسند، دہشت گرد، رجعت زدہ کہنے والے اس عبارت میں موجود مناظر پر ایک نظر ڈالیں مسلمانوں کے لئے انگریزوں سے لڑنا حرام، دین دشمنی اور بے مصلحتی جبکہ انگریزوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑنا قابل فخر، کشمیری مجاہدین کا غاصب انڈین فوجوں سے لڑنا حرام، جبکہ وحید الدین خان کا نرسمہا راؤ سے ایوارڈ قبول کرنا قابل فخر...... طالبان کی حمایت حرام اور نا قابل معافی جرم مگر امریکیوں کو اڈے دینا اور ان کی مدد کرنا قابل فخر...... عراقی مسلمانوں کے حق میں آواز اٹھانا حرام جبکہ اپنی مسلمان فوجوں کو عراق میں امریکہ کے تعاون کے لئے بھیجنا قابل فخر...... آخر یہ سب کچھ کیا ہے؟ کیا ان باتوں کا اس کے علاوہ بھی کوئی نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسا کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے اور نہ ان کے دل ودماغ میں اللہ تعالیٰ کی کوئی عزت، اہمیت اور وقعت ہے اور نہ ان کے حاشیہ خیال میں اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کا کوئی مقام ہے۔ یہ لوگ بس وقت کے زمینی تاجداروں کے پجاری ہیں اور اپنی اس عارضی سی زندگی کو بچانے اور سنوارنے کی

خاطر جہاد کا انکار کرتے ہیں۔ یہ لوگ اگر زمین پر عمومی امن کے قائل ہوتے تو پھر کسی کے لڑنے کو درست نہ سمجھتے، اور نہ کسی کے ساتھ مل کر لڑتے اور نہ کبھی لڑائی کا سامان رکھتے اور نہ کبھی لڑنے والوں کا لباس پہنتے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ صرف اسلام اور مسلمانوں کے حق میں لڑنا غلط سمجھتے ہیں جبکہ کفر کے ساتھ مل کر لڑنے کو فخر جانتے ہیں اور خود اپنے ان مسلمان بھائیوں کو مارنا چاہتے ہیں جو دین اور جہاد کی خالص بات کرتے ہیں۔ دیکھیئے مرزا قادیانی ایک طرف تو اس قدر رواداری کا قائل ہے کہ مسلمانوں کو چیخ چیخ کر انگریزی حکومت کی اطاعت پر کھڑا کر رہا ہے، انگریزوں کے لئے ان کے اندر وسعت ظرفی پیدا کر رہا ہے جبکہ خود یہی مرزا قادیانی جہاد کا نام لینے والے مسلمانوں کو کیسی گندی گالیاں دے رہا ہے۔ یہاں اسے نہ رواداری کا خیال رہا اور نہ وسعت ظرفی کا۔ دیکھیئے مرزا لکھتا ہے:

”بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

(شہادت القرآن ص ۸۴، روحانی خزائن ص ۳۸۰، ج ۶)

دیکھی آپ نے خوفناک قسم کی دورنگی۔ انگریزوں کے لئے منہ میں گھی شکر اور انہیں برا کہنا خلاف تہذیب اور بداخلاقی اور مجاہدین کے لئے حرامی اور بدکار جیسے الفاظ...... یہی تہذیب آپ کو وحید الدین خان کے قلم میں ملے گی...... بالکل یہی دورنگی، ہندوؤں کے لئے سینہ فراخ اور اپنوں کو دو دو من کی گالیاں اور یہی انداز آپ کو ہمارے ملک کے جہاد مخالف طبقے میں ملے گا۔ وہ اسلام دشمن کافروں کو برا بھلا کہنا کفر سمجھتے ہیں جبکہ اپنے مسلمان مجاہد بھائیوں کو گالیاں دینا اور انہیں مارنا اپنے

ایمان کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ ہاں! اللہ کے دشمن ایسے ہی ہوتے ہیں...... قرآن وسنت میں ان کی یہی علامات درج ہیں جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب بندے کافروں کے لئے سخت اور مسلمانوں کے لئے نرم ہوتے ہیں یہاں دورنگی کی بات چل نکلی تو ایک اور دورنگی بھی ملاحظہ فرمالیں۔ مرزا قادیانی، وحیدالدین خان، منکرین حدیث اور جہاد کے مخالف طبقے جب جہاد کے خلاف لکھتے یا بولتے ہیں تو جہاد کے معنی ''قتال فی سبیل اللہ'' لیتے ہیں چنانچہ آپ نے مرزا قادیانی کے اب تک جتنے حوالے اس مضمون میں پڑھے ہیں ان میں مرزا لفظ جہاد سے قتال ہی مراد لے رہا ہے اور قتال ہی کو حرام قرار دے رہا ہے۔ آپ ان عبارتوں کو دوبارہ پڑھ لیجئے آپ کو درجنوں ثبوت اس بات کے مل جائیں گے کہ مرزا مسلمانوں کو لڑنے سے منع کر رہا ہے اور قتال کو حرام کہہ رہا ہے...... لیکن جب قرآن وسنت میں جہاد کے بے شمار فضائل سامنے آتے ہیں تو مرزا قادیانی سے لیکر ہر جہاد مخالف طبقہ ان فضائل کو اپنی ذات کے لئے ثابت کرنے پر تل جاتا ہے۔ تب وہ جہاد کے بیسیوں معنی نکال کر خود کو مجاہد اعظم ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی ملعون ودجال لکھتا ہے:

''جنگ سے مراد تلوار وبندوق کا جنگ نہیں کیونکہ یہ تو سراسر نادانی اور خلاف ہدایت قرآن ہے جو دین کے پھیلانے کے لئے جنگ کیا جائے اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں جو نرمی اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے ساتھ کئے جائیں ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کئے جاتے ہیں۔

(تریاق القلوب ص۲، روحانی خزائن ص۱۳۰، ج۱۵)

مرزا کی یہ عبارت غور سے پڑھیں اور پھر اس خطرناک سازشی دورنگی کو دیکھیں کہ کس عیاری کے ساتھ جہاد کے معنی کو مشکوک کیا جارہا ہے۔ نیز وہ حضرات جو جہاد کا

لفظ آتے ہی مشین چلا دیتے ہیں کہ یہ بھی جہاد ہے، وہ بھی جہاد ہے۔ اس عبارت پر غور فرمائیں کہ مرزا کہہ رہا ہے کہ اس جگہ جنگ سے ہماری مراد...... (یعنی جہاد کے معنی بدلنا اور انہیں خلط ملط کرنا) قادیانی مراد ہے چنانچہ جو لوگ قادیانی مراد پوری کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور جہاد کے ساتھ انصاف کریں۔ مرزا قادیانی ملعون نے انگریز کے زیر سایہ رہتے ہوئے جہاد کے خلاف جو کچھ بویا وہ مسلمانوں کے لئے ایک خطرناک ناسور بنا ہوا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قادیانی افکار کی تردید کے وقت اس موضوع کو خاص اہمیت دی جائے کیونکہ یہی موضوع قادیانیت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے اور جہاد کے بارے میں پھیلے ہوئے قادیانی وساوس مرزا ملعون کی ظاہری کامیابی ہیں اب اگر ہم اس فتنہ ملعونہ کو ناکام کرنا چاہتے ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ جہاد کے بارے میں اپنا اور امت مسلمہ کا ذہن صاف کریں اور اپنے لٹریچر کو جہاد مخالف قادیانی وساوس سے صاف کرلیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے قادیانیوں کو منظم کرنے کے لئے نئے بجٹ کا اعلان کر دیا ہے اور اب انگریزوں کے بعد امریکی اس ناپاک ٹولے کی سرپرستی کر رہے ہیں...... ہمیں اس بات سے کوئی پریشانی نہیں ہے کیونکہ قادیانیت ایک باطل ہے...... اور باطل نے ٹوٹنا اور ختم ہونا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی جماعت کو انگریز کی پناہ میں دیا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:

حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں اگر اس سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے

بدخیال جہاد اور بغاوت دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں ان کو سخت نادان اور ظالم سمجھتا ہوں۔ (تریاق القلوب ص ۲۸،، روحانی خزائن ص ۱۵۶ جلد ۱۵)

امید ہے کہ آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ جہاد کی مخالفت کسی دینی دلیل کی بناء پر نہیں صرف اور صرف انگریز کی پناہ حاصل کرنے کے لئے تھی۔ بعینہ یہی حال وحید الدین خان اور دوسرے مخالفین جہاد کا ہے۔ یہ سب لوگ کچھ دینی عبارتوں کا سہارا ضرور لیتے ہیں، بعض آیات واحادیث کو توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں مگر یقین کریں کہ یہ لوگ کسی دینی جذبے اور دلیل کے تحت جہاد کے مخالف نہیں ہوتے بلکہ جہاد کی مخالفت ان کی نوکری، ڈیوٹی اور ذمہ داری ہے جو ان کے کافر آقاؤں نے ان کے ذمے لگائی ہے۔ یہ لوگ اپنی حفاظت چاہتے ہیں اور دنیا کا ڈھیروں مال اور بس...... برطانیہ نے اس ٹولے کی سرپرستی کی مگر پھر بھی ابھی تک قادیانی دھکے کھاتے پھر رہے ہیں۔ انہوں نے ربوہ نام سے ایک شہر بسایا مگر الحمدللہ اس کا نام تبدیل ہوگیا ہے اور مرزائیوں کے لئے بھولے بھالے لوگوں کو گمراہ کرنے کا ایک دروازہ بند ہوگیا۔ انہوں نے برطانیہ میں پناہ پکڑی اور افریقہ کی غربت کو قادیانیت کے لئے پل بنایا مگر اہل حق ہر جگہ ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔ قادیانیت کی عمر تھوڑی ہے اور اس باطل نے مٹنا ہے مگر مسلمانوں کے ذمہ لازم ہے کہ وہ اپنے دل و دماغ کو ناپاک قادیانی وساوس سے پاک رکھیں اور جہاد کے ساتھ غیر مشروط محبت اور وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے اس بات کا اعلان کر دیں کہ ہم مرزا قادیانی پر بھی لعنت بھیجتے ہیں اور اس کے باطل نظریات پر بھی۔

والسلام

محمد مسعود ازھر

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

ترجمہ: اور تم سے ہرگز خوش نہ ہوں گے یہودی اور عیسائی یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی اختیار نہ کرو

یہود کی چالیس بیماریاں

حضرت مولانا محمد مسعود ازہر کی بلند پایہ تحقیقی تصنیف

- ★ قرآن مجید میں یہودیوں کے بارے میں کتنی آیات نازل ہوئیں؟
- ★ یہودیوں پر گمراہی، بدبختی اور ذلت کی مہر کیوں لگی؟
- ★ یہودیوں کی بزدلی، جھوٹ اور بخل کی وضاحت اور اہل ایمان کو ان سے بچنے کی تلقین
- ★ کیا یہودی ناقابل تسخیر ہیں؟ یہودیوں کی اصل حیثیت کیا ہے؟
- ★ یہودیوں کی ناکامی و نامرادی کو بے نقاب کرنے والی منفرد اور دلچسپ کتاب
- ★ یہودیت کے موضوع پر قرآن و حدیث کی روشنی میں بلند پایہ تحقیقی تصنیف

وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ

ترجمہ: اور اُس نے مجھ پر احسان کیا، جب مجھے جیل سے نکالا

مُسکراتے زخم

حضرت مولانا محمد مسعود ازہر کی خود نوشت داستان

مولانا کی بھارتی زندانوں میں چھ سالہ قید کی خود نوشت داستان ✪ وہ کن مقاصد کی خاطر انڈیا کی سرزمین میں داخل ہوئے؟ ✪ انہوں نے شہید بابری مسجد پر حاضری کے وقت کیا عزم کیا؟ ✪ مقبوضہ کشمیر کے جہادی سفر کی ولولہ انگیز روداد اور مجاہدین کشمیر کے ایمان افروز حالات ✪ انڈین آرمی کے ہاتھوں گرفتاری اور قید کے ناقابل فراموش واقعات ✪ بھارتی عقوبت خانوں، ٹارچر سیلوں اور جیلوں کے جگر سوز حالات **ملاحظہ کیجیے**

انوار و برکات سے مالا مال ایک اور قیمتی تحفہ

۷ دن روشنی کے جزیرے پر

گناہوں سے تھکے ہارے اور جرائم سے اکتائے ہوئے لوگوں کے لیے...... ایک روح پرور ایمانی تفریح کی دعوت ...... جس تفریح میں آپ کو...... ذکر کی حلاوت ملے گی...... تلاوت کی چاشنی ملے گی...... بندگی کا ذوق ملے گا عبادت کا سلیقہ ملے گا...... عشق الٰہی کی دولت ملے گی...... جہاد کی الفت اور لیلائے شہادت کی محبت ملے گی...... تب پھر آپ عشق و وفا کی حسین راہوں پر چل کر...... نور کے اس جزیرے پر پہنچ جائیں گے، جہاں ہر طرف روشنی ہی روشنی ہوگی...... اور سکون ہی سکون ہوگا۔

"اس کتاب کا مطالعہ، دل کو سکون اور زندگی کو راہِ عمل عطاء کرتا ہے"

ناشر مکتبۂ عرفان لاہور

موبائل 0300 - 43 99 349